دعاؤں کی تاثیر آب و آتش سے بڑھ کر ہے

حضرت مسیح موعود کی متضرعانہ دعائیں

(انتصار احمد نذر)

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کا مطالعہ کرنے سے یہ بات نمایاں طور پر سامنے آتی ہے کہ آپ کا اوڑھنا بچھونا گویا دعا ہی تھا اور آپ کا سارا انحصار محض اپنے رب کریم کی ذات پر تھا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

''دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات کے یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ ہوگا''۔

(ملفوظات جدید ایڈیشن جلد ۵ صفحہ ۳۶)

آپ نے اپنے ذاتی تجربات کی بنا پر دعا کی تاثیرات دنیا کے سامنے پیش کیں اور فرمایا:

''میں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسا کہ دعا ہے''۔ (برکات الدعا، روحانی خزائن مطبوعہ لندن ۱۹۸۴ء جلد ۶ صفحہ ۱۱)

آپ کو یہ یقین کامل تھا کہ ''دعا ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کرسکتی ہے اور مردہ کو زندہ کرسکتی ہے اس میں بڑی تاثیریں ہیں''۔

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۱۰۰)

دعا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا عنوان تھا۔ آپ نے اپنی جماعت کو بھی دعائیں کرنا سکھایا اور اس کی حقیقت سمجھائی اور فرمایا کہ دعا جنتر منتر کی طرح الفاظ پڑھنے کا نام نہیں بلکہ اس کی حقیقت کو سمجھنا چاہئے اور اس میں رقت اور اضطراب پیدا کرنا چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں:

''دعا کے لئے رقت والے الفاظ تلاش کرنے چاہئیں۔ یہ مناسب نہیں کہ انسان مسنون دعاؤں کے ایسا پیچھے پڑے کہ ان کو جنتر منتر کی طرح پڑھتا رہے اور حقیقت کو نہ پہچانے .... اپنی زبان میں جس کو تم خوب سمجھتے ہو، دعا کرو تا کہ دعا میں جوش پیدا ہو''۔ (ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۵۳۸)

خود آپ کو اپنی دعاؤں میں جوش حاصل تھا چنانچہ فرماتے ہیں:

''خدا نے مجھے دعاؤں میں وہ جوش دیا ہے جیسے سمندر میں ایک جوش ہوتا ہے''۔ (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۱۲۷)

یہ تمام گواہیاں روز روشن کی طرح عیاں کردیتی ہیں کہ دعا کے ساتھ آپ کا گہرا تعلق تھا۔ آپ نے دعا کرنے کا صحیح طریق اپنی جماعت کو بتایا اور اس کی قدر و قیمت کا احساس دلایا کہ یہ کسی نسخہ کیمیا سے کم نہیں۔

دعا کی اہمیت، فضیلت اور اس کی برکات کا مضمون تو بہت تفصیلی ہے۔ سردست ان دعاؤں کا ذکر کرنا پیش نظر ہے جو آپ خود بھی کرتے رہے اور اپنی جماعت کو بھی دعائیں سکھائیں۔ بہت سی دعائیں تو خدا نے آپ کو الہام کیں لیکن پہلے یہ ذکر کرتا چلوں کہ آپ دعا کا کیا طریق بالعموم اختیار فرماتے تھے۔

کیسے دعا کرتے تھے

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت صاحب مجلس میں بیعت کے بعد یا کسی کی درخواست پر دعا فرمایا کرتے تھے تو آپ کے دونوں ہاتھ منہ کے نہایت قریب ہوتے تھے اور پیشانی اور چہرہ مبارک ہاتھوں سے ڈھک جاتا تھا اور آپ آلتی پالتی مار کر دعا نہیں کیا کرتے تھے بلکہ دوزانو ہوکر دعا فرماتے تھے۔ اگر دوسری طرح بھی بیٹھے ہوں تب بھی دعا کے وقت دوزانو ہو جایا کرتے تھے۔ یہ دعا کے وقت حضور کا ادبِ الٰہی تھا۔

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ ۱۲۱۔ روایت نمبر ۷۳۶)

حضرت مسیح موعودؑ فرمایا کرتے تھے کہ سورۃ فاتحہ قرآن کا خلاصہ اور اس کا مغز ہے اور اس سورۃ کو کثرت کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔ اگر کوئی آپ سے یہ پوچھتا کہ کوئی وظیفہ بتائیں تو آپ اسے نماز پڑھنے کے ساتھ ساتھ سورۃ فاتحہ کثرت سے پڑھنے کی ہدایت فرماتے اور آپ کا خود بھی یہ معمول تھا کہ ہر دعا سے پہلے سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے۔ حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ اپنی کتاب ''سیرۃ مسیح موعودؑ'' میں تحریر کرتے ہیں:

''حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ فرمایا کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں میں ہمیشہ یہ کوشش کرتا تھا کہ ہر مجلس میں اور ہر موقع پر حضرت صاحب کے قریب ہو کر بیٹھوں۔ بعض دفعہ جب کوئی دوست حضرت مسیح موعود کی خدمت میں دعا کی تحریک کرتے اور حضور اس مجلس میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو میں بہت قریب ہو کر یہ سننے کی کوشش کرتا کہ حضور کیا الفاظ منہ سے نکال رہے ہیں۔ بار بار کے تجربہ سے مجھے یہ معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعودؑ ہر دعا میں سب سے پہلے سورہ فاتحہ ضرور پڑھتے تھے اور بعد میں کوئی اور دعا کرتے تھے۔''

(سیرۃ مسیح موعودؑ از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ ۵۲۱)

بعض دعاؤں کے بارہ میں تو یہ ذکر ملتا ہے کہ حضور انہیں التزاماً کیا کرتے تھے۔ خود فرماتے ہیں:

''میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں:

اول: اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت وجلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔

دوم: پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم: پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔

چہارم: پھر اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام۔

پنجم: اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔''

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۳۰۹)

سب سے عمدہ دعا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ حقیقت بھی ہم پر آشکار فرمائی کہ اصل دعا تو رضائے الٰہی کے حصول کی دعا ہے اور زندگی کا اصل مقصود بھی یہی ہے۔ اسی لئے اس مقصد کے حصول کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ زندگی کے باقی معاملات خدا خود ہی حل فرما دیتا ہے۔ فرمایا:

''سب سے عمدہ دعا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی اور گناہوں سے نجات حاصل ہو کیونکہ گناہوں ہی سے دل سخت ہو جاتا اور انسان دنیا کا کیڑا بن جاتا ہے۔ ہماری دعا یہ ہونی چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہم سے گناہوں کو جو دل کو سخت کر دیتے ہیں دور کر دے اور اپنی رضامندی کی راہ دکھلائے''۔

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۳۰)

عاجزانہ دعائیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے نام مکتوب میں دعا کی تلقین کرتے ہوئے تحریر فرمایا:

''دعا بہت کرتے رہو اور عاجزی کو اپنی خصلت بناؤ۔ جو صرف رسم اور عادت کے طور پر زبان سے دعا کی جاتی ہے کچھ بھی چیز نہیں۔ جب دعا کرو تو بجز صلوٰۃ فرض کے یہ دستور رکھو کہ اپنی خلوت میں جاؤ اور اپنی نماز میں نہایت عاجزی کے ساتھ جیسے ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بندہ ہوتا ہے خدائے تعالیٰ کے حضور میں دعا کرو۔

اے رب العالمین تیرے احسانوں کا میں شکر نہیں کر سکتا۔ تو نہایت ہی رحیم وکریم ہے اور تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خاص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جائے۔ میں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دنیا اور آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل وکرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین ثم آمین''۔

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۴ صفحہ ۵)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مولانا نور الدین صاحب کو ان کے صاحبزادہ کی وفات پر ایک تعزیتی مکتوب میں (اگست ۱۸۸۵ء میں) اس دعا کی طرف کمال انکساری سے توجہ دلاتے ہوئے تحریر فرمایا کہ:

''یہ دعا اس عاجز کے معمولات میں سے ہے اور درحقیقت اس عاجز کے مطابق حال ہے''۔

نیز فرمایا کہ مناسب ہے کہ بروقت اس دعا کے فی الحقیقت دل کے کامل جوش سے اپنے گناہ کا اقرار اور اپنے مولیٰ کے انعام واکرام کا اعتراف کرے کیونکہ صرف زبان سے پڑھنا کچھ چیز نہیں جوش دلی چاہئے اور رقت اور گریہ بھی۔ دعا کا طریق حضور نے یہ بیان فرمایا۔ ''رات کے آخری پہر میں اٹھو اور وضو کرو اور چند دوگانہ اخلاص سے بجالاؤ اور دردمندی اور عاجزی سے یہ دعا کرو۔

''اے میرے محسن اے میرے خدا میں ایک تیرا ناکارہ بندہ پر معصیت اور پر غفلت ہوں۔ تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا۔ تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔ سو اب بھی مجھ نالائق اور پر گناہ پر رحم کر اور میری بے باکی اور ناسپاسی کو معاف فرما اور مجھ کو میرے اس گناہ سے نجات بخش کہ بغیر تیرے کوئی چارہ گر نہیں۔ آمین ثم آمین''۔

(مکتوبات احمدیہ جلد ۵ نمبر ۲ صفحہ ۳)

خدا کو اس کی توحید کا واسطہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں خدا کو اس کی توحید کا واسطہ دے کر دعا کرتے تھے کہ جو گروہ تیری عبادت اور تیری توحید کے قیام کے لئے وقف ہے اگر وہ ہلاک ہو گیا تو تیری عبادت کون کرے گا۔ جنگ بدر کی دعا کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''جیسے آنحضرت ﷺ نے بدر میں دعا کی تھی کہ اے اللہ اگر تو نے آج اس گروہ کو ہلاک کر دیا تو تیری کبھی عبادت نہ ہوگی۔ یہی دعا آج ہمارے دل سے بھی نکلتی ہے''۔ (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۷۸)

یہ دعا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام بھی ہوئی۔ (ملاحظہ ہو تذکرہ صفحہ ۴۳۰)

نماز میں حصول حضور کی دعا

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے اپنے دوستوں کونماز میں حصول حضور کی دعا سکھائی۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ نماز میں حصول حضور کا ذریعہ خود نماز ہے۔ اسے ذوق وشوق سے پڑھا جائے تو خدا کے فضل سے نماز میں لذت آنی شروع ہوجاتی ہے۔ یہ دعا ہمیں بکثرت پڑھنی چاہئے۔

’’اے خدا تعالیٰ قادروذوالجلال! میں گناہ گار ہوں اور اس قدر گناہ کے زہر نے میرے دل اور رگ وریشہ میں اثر کیا ہے کہ مجھے رقت اور حضور نماز حاصل نہیں تو اپنے فضل وکرم سے میرے گناہ بخش اور میری تقصیرات معاف کر اور میرے دل کو نرم کردے اور میرے دل میں اپنی عظمت اور اپنا خوف اور اپنی محبت بٹھا دے تاکہ اس کے ذریعہ سے میری سخت دلی دور ہوکر حضور نماز میں میسر آوے‘‘۔

(فتاویٰ مسیح موعود صفحہ ۷ مطبوعہ ۱۹۳۵ء)

توفیق روزہ کے حصول کی دعا

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے ہمیں یہ دعا بھی سکھائی کہ اگر انسان روزوں سے محروم ہو رہا ہو تو وہ درد سے خدا سے یہ دعا کرے کہ میں روزوں سے محروم رہا جاتا ہوں اس لئے تو مجھے طاقت دے۔

فرمایا: ’’ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے۔ تاکہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شے خدا تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کرسکتا ہے۔ تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہوجائے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔

پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ۔ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کرسکوں یا نہ۔ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا‘‘۔ (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۵۶۳)

حل مشکلات کا طریق

ایک شخص نے اپنی مشکلات کے لئے عرض کی۔ فرمایا، استغفار کثرت سے پڑھا کرو اور نمازوں میں یَا حَیُّ یَاقَیُّوْمُ اَسْتَغِیْثُ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ پڑھو۔ پھر اس نے عرض کی کہ استغفار کتنی مرتبہ پڑھوں؟ فرمایا:

’’کوئی تعداد نہیں۔ کثرت سے پڑھو یہاں تک کہ ذوق پیدا ہوجائے اور استغفار کو منتر کی طرح نہ پڑھو بلکہ سمجھ کر پڑھو، خواہ اپنی زبان میں ہی ہو۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اے اللہ! مجھے گناہوں کے برے نتیجوں سے محفوظ رکھ اور آئندہ گناہوں سے بچا‘‘۔ (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۵۰)

اسم اعظم

فرمایا: ’’رات کو میری ایسی حالت تھی کہ اگر خدا کی وحی نہ ہوتی تو میرے اس خیال میں کوئی شک نہ تھا کہ میرا آخری وقت ہے۔ اسی حالت میں میری آنکھ لگ گئی۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر میں ہوں اور وہ کوچہ سربستہ سا معلوم ہوتا ہے کہ تین بھینسے آئے ہیں۔ ایک ان میں سے میری طرف آیا تو میں نے اسے مار کر ہٹا دیا۔ پھر دوسرا آیا تو اسے بھی ہٹا دیا۔ پھر تیسرا آیا اور وہ ایسا پرزور معلوم ہوتا تھا کہ میں نے خیال کیا کہ اب اس سے مفر نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کہ مجھے اندیشہ ہوا تو اس نے اپنا منہ ایک طرف پھیر لیا۔ میں نے اس وقت یہ غنیمت سمجھا کہ اس کے ساتھ رگڑ کر نکل جاؤں۔ میں وہاں سے بھاگا اور بھاگتے ہوئے خیال آیا کہ وہ بھی میرے پیچھے بھاگے گا۔ مگر میں نے پھر کر نہ دیکھا۔ اس وقت خواب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر مندرجہ ذیل دعا القا کی گئی:

’’رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ‘‘۔ یعنی اے میرے رب! پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

’’اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ وہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے نجات ہوگی‘‘۔

(تذکرہ صفحہ ۴۴۲،۴۴۳)

نسیان کا علاج

اسی دعا کے حوالہ سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اپنی کتاب سیرۃ المہدی میں تحریر کرتے ہیں کہ:

’’مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ انہوں نے حضور سے عرض کیا کہ مجھے نسیان کی بیماری بہت غلبہ کر گئی ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ پڑھا کرو۔ الحمد للہ کہ اس سے مجھے بہت ہی فائدہ ہوا‘‘۔ (سیرۃ المہدی حصہ سوم صفحہ ۱۹ روایت نمبر ۴۹۰)

علوم قرآن کے حصول کی دعا

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی زندگی میں دعا ایک بے نظیر حربہ ہے۔ وہ ہر کام دعا ہی سے لیتے تھے، دعا ہی کے ذریعہ سے عربی زبان کے ہزاروں الفاظ کا علم آپ کو دیا

گیا۔ اکثر امراض کا ازالہ دعاؤں سے ہوا۔ دشمن کے مقابلہ میں اسی حربہ سے فتح حاصل کی۔ یہ زمانہ آپ کی جوانی کا تھا اور آپ اس زمانہ میں سیالکوٹ میں بسلسلہ ملازمت تھے۔ آپ کی عام عادت شروع سے یہ تھی کہ اپنا دروازہ بند کر کے خلوت میں رہتے تھے۔ سیالکوٹ میں بھی یہی طریق تھا۔ بعض لوگ اسی ٹوہ میں تھے کہ یہ دروازہ بند کر کے کیا کرتے ہیں۔ آخر ایک دن انہوں نے موقعہ پالیا اور آپ کی مخفی زندگی کا ان پر انکشاف ہوا اور وہ یہ تھا کہ آپ مصلّٰی پر بیٹھے ہوئے قرآن مجید ہاتھ میں لے کر دعا کر رہے تھے کہ:

''یا اللہ تیرا کلام ہے مجھے تو تو ہی سمجھائے گا تو میں سمجھ سکتا ہوں''۔

(سیرت المہدی صفحہ ۵۴۵ از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی)

آپ کی طرف سے خانہ کعبہ میں کی جانے والی دعا

یہ دعا آپؑ نے لکھ کر حضرت منشی احمد جان صاحبؓ مرحوم ومغفور کو دی تھی۔ جبکہ وہ حج کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ منشی احمد جان صاحب مرحوم، صاحبزادہ پیر افتخار احمد و پیر منظور محمد صاحب کے والد ماجد تھے۔ اور خود صاحب سلسلہ تھے مگر آپ نے اس حق کو پایا اور اپنے مریدین اور اولاد کو قبول حق کی وصیت کی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آپ کی ساری اولاد الحمد للہ اس وقت قادیان میں مہاجرین کی صورت میں رہتی ہے اور حضرت منشی صاحب سے جناب خلیفۃ المسیح الاول کی نسبت صہری تھی۔ اس ارشاد عالی کی تعمیل میں حضرت منشی احمد جان صاحب نے بیت اللہ میں جا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں دعا کی اور بآواز بلند دعا کی اور جماعت آمین کہتی تھی۔ مقام عرفات پر بھی یہ دعا کی۔

''اے ارحم الراحمین! ایک تیرا بندہ عاجز و ناکارہ پُر خطا اور نالائق غلام احمد جو تیری زمین ملک ہند میں ہے۔ اس کی یہ عرض ہے کہ اے ارحم الراحمین تو مجھ سے راضی ہو اور میرے خطیئات اور گناہوں کو بخش کہ تو غفور اور رحیم ہے اور مجھ سے وہ کرا جس سے تو بہت ہی راضی ہو جائے۔ مجھ میں اور میرے نفس میں مشرق اور مغرب کی دوری ڈال اور میری زندگی اور موت اور میری ہر ایک قوت جو مجھے حاصل ہے اپنی ہی راہ میں کر اور اپنی ہی محبت میں مجھے زندہ رکھ اور اپنی ہی محبت میں مجھے مار۔ اور اپنے ہی کامل محبّین میں اٹھا''

(مکتوبات احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۱۷، ۱۸)

ایک خطرناک مرض سے شفا پانے کی دعا

۱۸۸۰ء کے قریب آپ قولنج زحیری میں مبتلا ہوئے۔ اور سولہویں دن حالت سخت نازک ہوگئی۔ تین مرتبہ سورۃ یٰسین سنائی گئی۔ آپؑ فرماتے ہیں تمام عزیزوں کے دل میں یہ پختہ یقین تھا کہ آج شام تک یہ قبر میں ہوگا۔ تب ایسا ہوا کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھلائی تھیں مجھے بھی خدا نے الہام کر کے ایک دعا سکھلائی اور وہ یہ ہے:

''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ''۔

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۸)

اولاد کے حق میں دعائیں

کر ان کو نیک قسمت دے ان کو دین و دولت
کر ان کی خود حفاظت ہو ان پہ تیری رحمت
دے رشد اور ہدایت اور عمر اور عزت
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِیْ

میری دعائیں ساری کریو قبول باری
میں جاؤں تیرے واری کر تو مدد ہماری
ہم تیرے در پہ آئے لے کر امید بھاری
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِی

اہل وقار ہوویں فخر دیار ہوویں
حق پر نثار ہوویں مولا کے یار ہوویں
بابرگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِی

مرے مولیٰ مری یہ اک دعا ہے

اولاد کے حق میں آپؑ نے یہ دعا بھی کی کہ:

مرے مولیٰ مری یہ اک دعا ہے

تری درگاہ میں عجز و بکا ہے
وہ دے مجھ کو جو اس دل میں بھرا ہے
زباں چلتی نہیں شرم و حیاء ہے
مری اولاد جو تیری عطا ہے
ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے
تری قدرت کے آگے روک کیا ہے
وہ سب دے ان کو جو مجھ کو دیا ہے

(درثمین اردو)

گناہوں کی بخشش کی منظوم دعا

اے خداوند من گناہم بخش
سوئے درگاہ خویش راہم بخش
روشنی بخش در دل و جانم
پاک کن از گناہ پنہانم
دلستانی و دلربائی کن
بہ نگاہے گرہ کشائی کن
در دو عالم مرا عزیز توئی
وآنچہ میخواہم از تو نیز توئی

(درثمین فارسی)

ترجمہ: اے میرے اللہ میرے گناہ بخش اور اپنی درگاہ کی طرف میری رہنمائی فرما۔ میرے دل و جان کو روشنی عطا کر اور مجھے اپنے مخفی گناہوں سے پاک کردے۔ میرے ساتھ محبت اور پیار کا سلوک فرما اور اپنی نگاہ کرم کے ساتھ سب عقدے کھول دے۔ دونوں جہاں میں تو ہی مجھے پیارا ہے اور میں تجھ سے صرف تجھے ہی مانگتا ہوں۔

بیماری سے شفا یابی کی دعا

ایک وبائی بیماری میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بتایا کہ ان ناموں کا ورد کیا جائے: ''یا حفیظُ یا عزیزُ یا رفیق''۔یعنی اے حفاظت کرنے والے، اے عزت والے اور غالب، اے دوست اور ساتھی! فرمایا ''رفیق خدا تعالیٰ کا نیا نام ہے جو کہ اس سے پیشتر اسمائے باری تعالیٰ میں کبھی نہیں آیا''۔

(البدر جلد ۲ نمبر ۵۳ صفحہ ۲۸ مورخہ ۱۸/ستمبر ۱۹۰۳ء)

دائمی برکت کے حصول کی دعا

قریباً ۱۸۸۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہامی طور پر ایک طرف برکت کے حصول کی یہ دعا سکھائی اور پھر کمال لطف و احسان سے اس کے منظور ہو جانے کی خبر بھی عطا فرمائی:

''رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُبَارَکًا حَیْثُ مَا کُنْتُ

کہ اے میرے رب مجھے ایسا مبارک کر کہ ہر جگہ میں بود و باش کروں برکت میرے ساتھ رہے''۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۲۱)

ہمیں اپنی روزمرہ زندگی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ارشاد فرمودہ یہ دعائیں کثرت سے کرنی چاہئیں خاص طور پر وہ دعائیں جو الہاماً آپ کو سکھائی گئیں اور کثرت سے ان کی قبولیت کے وعدے دئے گئے۔

(الفضل انٹرنیشنل ۳۱/دسمبر ۱۹۹۹ء تا ۶/جنوری ۲۰۰۰ء)